جمعہ کی فضیلت

"غرض اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ تمہاری تطہیر کر چکا۔ دوم کتاب مکمل کر چکا۔ کہتے ہیں جب یہ آیت اُتری وہ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی یہودی نے کہا کہ اس آیت کے نزول کے دن عید کر لیتے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ جمعہ عید ہی ہے۔ مگر بہت سے لوگ اس عید سے بے خبر ہیں۔ دوسری عیدوں کو کپڑے بدلتے ہیں لیکن اس عید کی پرواہ نہیں کرتے اور میلے کچیلے کپڑوں کے ساتھ آتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ عید دوسری عیدوں سے افضل ہے۔ اسی عید کے لئے سورہ جمعہ ہے اور اسی کے لئے قصر نماز ہے۔ اور جمعہ وہ ہے جس میں عصر کے وقت آدم پیدا ہوئے۔ اور یہ عید اس زمانہ پر بھی دلالت کرتی ہے کہ پہلا انسان اس عید کو پیدا ہوا۔ قرآن شریف کا خاتمہ اسی پر ہوا۔"

(ملفوظات جلد ۸ ص۳۹۹)

ادارہ النور کی طرف سے
سب احباب کو بہت بہت

قبول ہو

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Amir & Missionary Incharge, USA, for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington, DC, 20008 [Ph: (202) 232-3737]

Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Athens, OH 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT NO 143

-19684

ADDRESS CORRECTION
REQUESTED

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام عید

تمام احباب جماعت اور خواتین اور بچوں کو میری طرف سے محبت بھرا سلام اور عید مبارک - یہ عید الفطر احمدیت کی پہلی صدی کی آخری عید ہے میری دعا ہے کہ یہ رخصت ہو جانے والی عید اپنے عقب میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی وہ دائمی عید ہمارے لئے چھوڑ جائے جو پھر کبھی رخصت نہ ہو۔ آمین!

خدا حافظ!

والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

تحریکِ وقفِ نَو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو ایک خطبہ جمعہ میں سلسلہ کی آئندہ صدی کی ضروریات کے لئے وقفِ نَو کی تحریک فرمائی تھی اور حضور نے اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے احباب جماعت کو بتایا تھا کہ

"ایک تحفہ جو مستقبل کا تحفہ ہے وہ باقی رہ گیا تھا۔ مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کر لیں، جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ خدا کے حضور پیش کر دے گا۔ اور اگر آج کچھ مائیں حاملہ ہیں تو وہ بھی اس تحریک میں شامل ہو جائیں اور وہ بھی یہ عہد کر لیں لیکن ماں باپ کو مل کر فیصلہ کرنا چاہیئے اور بچپن سے ہی ان کی اعلیٰ تربیت شروع کریں"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک وقف نو جماعت کے لئے ایک عظیم الشان بشارت اپنے اندر رکھتی ہے کہ آئندہ صدی غلبۂ دین حق کی صدی ہے اور اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے ہمیں ہزاروں نہیں لاکھوں ایسے افراد چاہئیں جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کی ہوں۔

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۷ء کی دوسرے دن کی تقریر میں اس تحریک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بعض ممالک اس قربانی میں بہت پیچھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ از بعض ممالک میں احباب جماعت تک ان کی زبان میں یہ آواز نہیں پہنچائی گئی۔ اسی طرح امریکہ بھی پیچھے ہے بعض علاقوں سے تو مسلسل خطوط آ رہے ہیں اور بعض علاقوں میں خاموشی ہے۔ جملہ ممالک کو اس تحریک کی طرف توجہ دینی چاہیئے ——— اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس تحریک کی طرف احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائیں اور ۳ اپریل ۱۹۸۷ء والے خطبہ جمعہ کی کیسٹ ان کی زبان میں ترجمہ کر کے انہیں سنائی جائے ۔ اس تحریک میں شامل ہونے والے ممالک کا گوشوارہ اس مرکز کے ساتھ منسلک ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ گوشوارہ ملاحظہ کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ گیمبیا چھوٹا سا ملک ہے۔ وہاں سے ۲۳ درخواستیں آگئی ہیں۔ غانا نائیجیریا اور سیرالیون اور دوسرے افریقن ممالک بہت پیچھے ہیں۔ انڈونیشیا بھی بہت پیچھے ہے۔ صرف دو درخواستیں آئی ہیں، ہالینڈ چھوٹی سی جماعت ہے وہاں سے دو آ گئی ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ گوشوارہ سارے ممالک کو بھجوا کر انہیں اس تحریک کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اب آپ اس گوشوارہ سے اس تحریک میں شامل ہونے کے لئے اپنے ملک سے کی جانے والی قربانی کا جائزہ لیں اور باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ ہر احمدی تک اس مبارک تحریک کو پہنچائیں۔ اور کیسٹ کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کر کے احباب جماعت کو سنائیں تا جماعت کے مخلصین حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نومولود اور اپنے پیدا ہونے والے بچوں کو اپنے آقا کی خدمت میں وقف کے لئے پیش کریں۔

راجہ نصیر وکیل التبشیر لندن

بچّوں کو نماز باجماعت کی عادت

نہ ڈالنے والے اُن کے خُونی و قاتل ہیں :

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

مذہب کی روح اور جان عبادت ہے ۔ دنیا میں زندگی کا مدار سانس پر ہے اگر سانس چل رہا ہے تو آدمی زندہ ہے اگر سانس رک گیا تو زندگی ختم مگر روحانی زندگی میں عبادت بمنزلہ سانس کے ہے اگر انسان عبادت اور ذکر الٰہی سے خالی ہے تو وہ روحانی طور پر مُردہ ہی شمار ہوگا ۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا اہم ترین حصہ جو اس کیلئے دل و دماغ کی حیثیت رکھتا ہے وہ عبادتِ الٰہی ہے اگر عبادتِ الٰہی کو ترک کر دیا جائے تو مذہب صرف رسم و رواج کا نام بن کر رہ جائے گا ۔

اقامت الصلوٰۃ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ صفت بیان کی ہے کہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں وہ خود بھی وقت پر نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے ہیں قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ یا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کے الفاظ ہی استعمال ہوئے ہیں اگر انفرادی حکم ہوتا تو یُصَلُّوْنَ کہنا کافی تھا مگر اللہ تعالیٰ نے صرف یہ لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ اقامت کے الفاظ استعمال فرماتے ہیں اور اقامت ہمیشہ باجماعت نماز میں ہی ہوتی ہے ۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ! ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے ۔ تو اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو باقی کیا ہے وہ دین دین نہیں جس میں نماز نہیں ۔ در اصل نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے گویا اسکے ذریعہ بندہ اپنے اوپر الوہیت کا رنگ چڑھاتا ہے

نماز برائیوں سے روکتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ " اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ " (سورۃ العنکبوت) نماز یقیناً بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے لوگوں کو روکتی ہے اور ان بُری باتوں سے بھی جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور اس سے بھی جو سوسائٹی پر گراں گذرتی ہیں

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں ۔

" اگر نماز باجماعت قائم ہو جائے گی تو بہت سا وقت خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگ جائے گا اور نماز میں خرچ ہونے والا وقت اُنکو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہیگا اسیطرح نماز میں جب دعائیں ہونگی اپنے لئے بھی اور دوسروں کیلئے بھی تو وہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچ کر انکی اپنی اصلاح کا بھی موجب ہونگی اور دوسروں کی اصلاح اور ترقی کا موجب بھی بن جائینگی اسیطرح نماز میں جو قرآن کریم کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تسبیح و تحمید کی کثرت ہوتی ہے تو اس کا دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ انسان گناہوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے ۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم)

غرض نماز روحانی جسم کی اصلاح کا ایک ذریعہ ہے ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ۔

" پس جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے اُن حیوانوں سے بڑھکر کیا کیا ؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا ۔ یہ تو دین ہرگز نہیں یہ سیرت کفار ہے ۔ بلکہ جو دم غافل ہو وہ کافر والی بات بالکل درست اور صحیح ہے چنانچہ قرآن شریف میں ہے اُذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ

وَاشکروا لی ولا تکفرون - یعنی اے میرے بندو تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو میں بھی تم کو نہ بھولوں گا تمہارا خیال رکھوں گا اور میرا شکر کیا کرو اور میرے الطاف کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو...... یہ پانچ وقت تو بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی اور کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی ہی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالے پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

غالب آنے کا ہتھیار :-

نیز فرماتے ہیں :-

"ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالے کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی سے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔"

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

"اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلٰوۃِ" (مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ: نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

نماز باجماعت کی فضیلت :-

باجماعت نماز کی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے :-

"عن ابن عمر رضی اللہ عنہ اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الجماعۃ افضل من صلوۃ الفذ بسبعٍ وَّ عشرین درجۃ"

(مسلم کتاب الصلوۃ باب فضل الصلوۃ الجماعۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ۲۷ گنا افضل ہے۔

نماز اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے یہ دین کا ستون ہے اور مومنوں کا معراج ہے نماز سے بڑھکر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ نماز ہے۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں

"اصلاح کا بہترین ذریعہ نماز کی عادت ہے پس نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اسکا پابند بناؤ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کیلئے میرے نزدیک سب سے ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے ......

...... میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھکر اور کوئی چیز نیکی کے لیے ایسی موثر نہیں دیکھی سب سے بڑھکر نیکی کا اثر کرنیوالی نماز باجماعت ہوتی ہے اگر میں اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کی پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھی اور ایک ذرہ کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اسکی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے خواہ وہ کتنی ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے موثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالے کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لیے اصلاح کا موقعہ ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس طرح ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

.... بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنیکی عادت نہیں ڈالتے وہ اُنکے خونی اور قاتل ہیں

[نوٹ: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا خلاصہ پچھلے شماروں میں بھی دیا جاتا رہا ہے۔ اور اسی طرح یہاں بھی پیش کیا جارہا ہے۔ یہ خلاصے ماہنامہ انصاراللہ سے لئے جاتے ہیں۔ جسکے لئے ہم ماہنامہ انصاراللہ کے بہت شکرگزار ہیں۔]

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر فروری ۱۹۸۸ء بمقام سالٹ پانڈ۔غانا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: آج پروگرام کے مطابق جمعہ کے بعد (جلسہ سالانہ غانا کا) اختتامی اجلاس ہونا تھا لیکن وقت کی کمی کے پیشِ نظر مَیں نے امیر صاحب سے کہا کہ جمعہ کے خطاب کو ہی اختتامی خطاب سمجھ لیا جائے۔

حضورِ انور نے فرمایا: کل صبح یہاں آنے سے قبل مجھے غانا کا ایک تاریخی قلعہ دیکھنے کا موقع ملا۔ مجھے قلعہ کے وہ تاریخی مقامات دکھائے گئے جہاں آج بھی گذشتہ صدیوں کی تاریخ ثبت ہے۔ سترھویں صدی سے لیکر آج جبکہ بیسویں صدی ختم ہو رہی ہے مختلف یورپین قوموں نے غانا کے باشندوں سے جو سلوک کیا اور ان پر جو دردناک مظالم کئے ان کی ساری داستان اس قلعہ پر رقم ہے۔ حضورِ انور نے غانا کے باشندوں پر کئے جانے والے مظالم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ غانا کے باشندوں کے جسموں کو بھی غلام بنایا گیا اور بظاہر آزادی کا نعرہ لگانے والے پادریوں نے ان کی رُوحوں کو بھی غلام بنایا، ان کی سیاست اور ان کے معاشرہ کو بھی غلام بنا لیا گیا۔

حضورِ انور نے فرمایا: اِس ملک کی تاریخ میں اِس صدی کے آغاز میں ایک اَور سلسلہ رُونما ہوا اور وہ بھی باہر سے آنے والی ایک قوم سے تعلق رکھتا تھا یعنی جماعتِ احمدیہ۔ جماعتِ احمدیہ یہی دعویٰ لے کر آئی کہ ہم تمہاری رُوحوں کو آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تمہاری تعلیم کا اِنتظام کریں گے اور تمہارے بدنوں کو صحت دیں گے لیکن ان دونوں تاریخ ساز مہمات میں تاریخ ساز فرق دکھائی دیتا ہے۔

فرمایا: جماعتِ احمدیہ کے ساتھ نہ تیر و تفنگ آئے نہ توپیں، نہ کوئی حکومت اسے اپنے سایہ تلے لے کر آئی جماعتِ احمدیہ غریبوں کی جماعت بن کر یہاں آئی جو کہ رُوحانی دولت بخشتی رہی۔ تعلیمی دولت بھی عطا کی اور جسموں کی صحت کے لئے بھی کوشاں رہی لیکن اس کے بدلہ میں ایک پیسہ بھی غانا سے لے کر باہر نہیں بھجوایا۔ جماعتِ احمدیہ کے ساتھ اُن تاجروں کے گروہ نہیں آئے جو کوڑیوں کے دام آپ کے ملک کا سونا لے کر اپنے ملک کی زینت بڑھاتے رہے۔ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ ان سے بالکل مختلف نظارے پیش کرتی ہے۔ اِس موقع پر حضورِ انور نے غانا میں کام کرنے والے ابتدائی مربّیان کے حالات کا ذکر کیا اور بتایا کہ انہوں نے کس طرح تکالیف اور مصائب اُٹھا کر یہاں کام کیا۔ اُن پر ظلم کیا گیا۔ تمام دُنیا کی طاقتیں اور چرچ کی طاقتیں ان کے مقابل پر ایک عظیم قلعہ اور دیوار کی طرح حائل ہوگئیں۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ برٹش پارلیمنٹ اور عالمی چرچ کونسل نے منصوبہ بنایا کہ افریقہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چرچوں، سکولوں اور ہسپتالوں کا جال بچھا دیا جائے تاکہ سارا افریقہ عیسائیت کے قبضہ میں آجائے۔ فرمایا: یہ وہ زمانہ تھا جبکہ دُنیا کے دانشور یہ اعلان کر رہے

تھے کہ جماعتِ احمدیہ کی یہ کوشش کہ افریقہ کو عیسائیت کے جنگل سے نجات بخشے ایک احمق کی خواب ہے ہم اسے ناکام کر دیں گے۔ فرمایا: آج دیکھو غانا میں یہ مجمع اِس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی نصرت آسمان سے آتی ہے تو دُنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی اور وہ اپنے بندوں کو کامیاب کرکے دکھاتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا میں نے غور کیا تو مجھے دکھائی دیا کہ افریقہ کی رُوحانی آزادی کا کیا سوال ابھی تو ان کی جسمانی غلامی کے دن بھی پورے نہیں ہوئے۔ غلامی کے نام بدل گئے۔ زنجیریں تبدیل کر دی گئیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج بھی افریقہ غلامی کی زنجیروں میں اُسی طرح جکڑا ہوُا ہے جس طرح سَو سال پہلے تھا۔ پہلے افریقہ کی دولت اقتدار اور طاقت کے بَل بوتے پر لُوٹی جا رہی تھی اب وہ دولت مالی نظام کے جنگل میں جکڑ کر لُوٹی جا رہی ہے۔ افریقہ آج بھی بے اختیار اور بے بس ہے اور غیر قوموں کا محتاج ہے۔ آج افریقہ کو ایک طرف تو سفید ہاتھ لُوٹ رہا ہے اور دوسری طرف اپنا سیاہ ہاتھ بھی لُوٹ رہا ہے۔ فرمایا: افریقہ کو اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے لئے اپنی ہستی کی شناخت کرنا ہوگی اور دعاؤں سے مدد مانگنی پڑے گی اس کے علاوہ اس کی نجات کا کوئی چارہ نہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا غلامی کی اس رات کو جو صدیوں سے طاری ہے مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ اس رات کو ٹلانے میں ہر ممکن کوشش کرے گی لیکن جب تک دلوں میں روشنی پیدا نہ ہو رات ٹل نہیں سکتی۔ خدا اِس کوشش کو کامیاب فرمائے۔

مجھے امید ہے کہ دُنیا کی تمام جماعتیں جب کوشش کریں گی اور دعا کریں گی تو افریقہ کو روحانی آزادی ہی نہیں بلکہ جسمانی اور اقتصادی آزادی بھی جماعت کی کوشش کے ساتھ عطا ہوگی۔ وہ تمام منصوبے جو میرے ذہن میں خدا تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے یہاں ان کی تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں خدا تعالیٰ میرے دل میں نئی نئی کھڑکیاں کھول رہا ہے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ اُن پر ضرور چلے گی۔ یہ خدا کی جماعت ہے اور امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہنے والی ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضورِ انور نے احبابِ جماعت کو صحیح طریق پر باقاعدہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ فروری ۱۹۸۸ء بمقام اوجوکورو۔ نائیجیریا

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا دورۂ افریقہ نائیجیریا میں ختم ہو رہا ہے اور میری دعا ہے کہ یہ میری آخری ملاقات نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ دوبارہ آپ سے ملاقات ہو۔

فرمایا: رپورٹس کی بجائے اپنی آنکھوں سے دیکھنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ افریقہ کے متعلق جو میرا یہاں آنے سے پہلے تأثر تھا وہ یہاں آکر بالکل تبدیل ہو گیا ہے کیونکہ مَیں نے آپ کو قریب سے دیکھا ہے اور آپ کے مسائل کا علم ہوُا ہے۔

فرمایا: مَیں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں کہ یہ دَورہ ہر لحاظ سے مفید ثابت ہوُا ہے۔ فرمایا افریقہ اور افریقن کردار کے متعلق بہت سی اچھی باتیں میرے سامنے آئی ہیں جنہیں جان کر خوشی ہوئی ہے۔ اسی طرح چند ایسی باتوں کا بھی علم ہوُا ہے جنہوں نے مجھے مستقبل کے بارے میں فکر مند کر دیا ہے لیکن مایوس نہیں۔

افریقن لوگوں کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ وہ وسیع ذہن کے مالک ہیں اور متعصب نہیں ہیں۔ جب دلیل کے ساتھ اُن سے بات کی جائے تو وہ مان لیتے ہیں۔ اِس پہلو کے لحاظ سے افریقن ممالک دوسرے ممالک سے جن کا مَیں نے دَورہ کیا ہے صفِ اوّل میں ہیں۔ فرمایا جو لوگ آپ کو کم ذہن سمجھتے ہیں وہ مکمل طور سے غلطی پر ہیں۔ آپ روشن دماغ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عقل عطا کی ہے اور آپ کو یہ صلاحیت عطا کی ہے کہ آپ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکتے ہیں اور آپ میں زندگی کے ہر میدان میں ترقی کے امکانات ہیں کیونکہ جو سچ کو سچ کہتے ہیں اور غلط اور صحیح میں تمیز کر سکتے ہیں ان کے مستقبل میں ترقی کے امکان لامحدود ہیں۔

فرمایا: دوسری خوبی جس نے مجھے متأثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ بڑے صابر لوگ ہیں اور سارے دَورۂ افریقہ میں صبر کو مَیں نے امتیازی نشان کے طور پر پایا ہے۔ آپ سب بڑی خاموشی سے تکالیف کو برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے اور ان کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔

فرمایا: تیسری اہم خصوصیّت آپ کی کشادہ قلبی ہے اور تمام مذاہب کے لوگ ایک خاندان کی طرح امن سے رہ رہے ہیں اور کوئی دوسرے کو صرف مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دُکھ نہیں دیتا۔ فرمایا: یہ افریقہ کا اعلیٰ کردار ہے جو دوسرے ممالک میں شاذ کے طور پر ہے۔

فرمایا: چوتھا اہم کردار یہ ہے کہ آپ بہت شکر گزار ہیں اور یہ بھی بہت اعلیٰ خصوصیّت ہے۔ مَیں جہاں بھی گیا اظہارِ تشکّر کا جذبہ لوگوں کے اعمال میں پایا۔ اِس ضمن میں حضورِ انور نے بتایا کہ کس طرح گورنمنٹ اور عوام نے حضور کا استقبال کیا اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ جو احسانات آپ نے افریقہ پر کئے ہیں اُن کی وجہ سے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔

حضور نے فرمایا: انہوں نے بتایا کہ وہ اِس لئے ہمارے شکر گزار ہیں کہ وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ اگر احمدیت نہ آئی ہوتی تو سارے کا سارا سیرالیون عیسائی ہو جاتا۔ احمدیت نے آ کر عیسائی مذہب کا مقابلہ کیا ہے اور جذبۂ محبّت سے دینِ حق کو پھیلایا ہے اور ہمیں یہ یقین دلایا ہے کہ اسلام ہی آخری مذہب ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ افریقہ کے عیسائی بھی بڑے ہمدرد اور شکر گزار ہیں اور انہوں نے باوجود یہ جاننے کے کہ اس خطہ میں مذہب کے میدان میں احمدی ہی اُن کے واحد مخالف ہیں جو عیسائیّت کو ختم کر رہے ہیں، بڑی عزت کا سلوک کیا اور ان خدمات کی وجہ سے ہمارا شکریہ ادا کیا جو احمدیت نے افریقہ کی کی ہیں۔

حضورِ انور نے بتایا کہ مختلف علاقوں کے بشپ آپ کے استقبال کے لئے آئے۔

حضورِ انور نے آخر پہ چند ایسی باتوں کی طرف توجہ دلائی جو افریقہ کے مستقبل کے لحاظ سے خطرناک ہیں اور بتایا کہ ان باتوں کا مقابلہ کریں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ کے امن اور یگانگت کو غیر ملکی طاقتوں کی طرف سے خطرہ لاحق ہے اور وہ مذہب کو ایسے ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں جو آپ میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت پیدا کرے اور آپ کو آپ کے کردار کے خلاف خطرناک سازش کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے اِس لئے اگر آپ اِن چیزوں سے متنبہ نہ ہوں گے اور ہونے دیں گے تو وہ وقت بعید نہیں کہ آپ ایک دوسرے سے لڑنے لگ جائیں۔

فرمایا: میرا آپ کو یہ پیغام ہے کہ آپ آپس میں امن کے ساتھ اور محبت سے رہیں۔ مذہبی اختلافات کو چھوڑ کر نائیجیرین کی حیثیت سے ایک دوسرے سے محبت کریں۔ بلا تفریقِ مذہب ایک دوسرے سے ہمدردی کریں۔

فرمایا: میرا صرف یہ پیغام نہیں کہ تم دوسرے مسلمانوں سے نفرت نہ کرو بلکہ دوسرے عیسائیوں سے بھی محبت سے پیش آئیں۔ انسانیت سے نفرت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ غلط ہے کہ انسان خدا سے تو محبت کرے لیکن اس کی مخلوق سے محبت نہ کرے۔ پھر حضورِ انور نے وطن سے محبت کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے اِس لئے اپنے وطن کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے کام کریں جو CORRUPTION ہے اس کو ختم کریں کیونکہ سمگلنگ اور حب الوطنی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ حضور نے احمدیوں کو خصوصیت سے توجہ دلائی کہ وہ وطن کے خیر خواہوں کی طرفداری کریں اور حکومتوں

اسیرانِ راہِ مولیٰ کو ہمیشہ اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں

Cont. from p. 28

1. They have no right to live. The president of Pakistan is on the record for saying, "We will persevere in our efforts to ensure that the cancer of Qadianisam is exterminated". (Zia-ul-Haq's message to International Khatme Nubuwwat Conference held in London on 4th of August, 1985).

2. Their mosques should be burnt, desecrated or sealed.

3. Their purely religious literature be banned.

4. Their graves should be dug open and the dead bodies should be thrown out of the cemeteries.

5. The doors of Government jobs, and educational institutions should be closed on their members.

This is exactly what is happening in Pakistan, in the name of Islamisation.

Hidayat Zamani London